سوال

(337) تحریری طلاق کے بعد رجوع کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرا اہل سسرال سے کچھ تنازعہ ہوا، وہ ناراض ہوکر میری بیوی کو اپنے گھر لے گئے ہیں میں نے جذبات میں آکر اپنی بیوی کو طلاق لکھ دی، لیکن اپنی بیوی کو نہ بھیجی بلکہ سال بھر وہ گھر میں پڑی رہی، پھر صلح کے تیجہ میں میرے گھر والے میری بیوی کو میرے گھر لے آئے اور دوبارہ نکاح پڑھا دیا گیا، اس وقت بیوی کا کوئی سرپرست موجود نہ تھا کیا ایسا نکاح درست ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہماری سمجھ میں بات نہیں آئی کہ تنازعہ اہل سسرال سے ہوتا ہے لیکن تختہ مشق بیوی کو بنایا جاتا ہے آخر اس صنف نازک کا کیا قصور ہے؟ دراصل ہم لوگ جذباتی اور بحرانی کیفیت کا شکار ہیں اس کیفیت میں ہمیں اپنے آپ کا ہوش نہیں رہتا کہ کیا کر رہے ہیں یا کیا کرنا چاہیے۔ دیکھیے! سائل نے بیوی کے نام طلاق لکھ کر سال بھر اپنے پاس رکھی، اس کا بیوی یا اس کے والدین کو علم نہ ہونے دیا۔ اگر والدین کو علم ہو جاتا تو انہیں اپنی بیٹی کا گھر بسانے کے لئے اپنی غلطی کا احساس ہوتا اور اس کے تدارک کے لئے یقیناً کوشش کرتے ممکن تھا کہ ''عقد ثانی'' سے پہلے پہلے اپنی بیٹی کو خود واپس لے آتے لیکن سائل نے طلاق لکھ کر اپنے پاس رکھ لی، سال بھر پڑی رہی، عدت گزرنے کے بعد نکاح ثانی کرنے کی ضرورت پڑی، وہ بھی ولی اور سرپرست کے بغیر، نکاح کا اہم رکن ولی کی اجازت ہے جو اس نکاح ثانی میں موجود نہیں۔ اگرچہ انہوں نے صلح کی تحریک چلائی اور اپنی بچی کو واپس بھیج دیا، اس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں اپنی بچی کا گھر آباد کرنا مقصود ہے۔ وہ اس پر سرتاپا خوش ہیں، لیکن انہیں اندرونی معاملات کا قطعاً علم نہیں ہے کہ سطح سمندر کی خاموشی کے نیچے کس قدر ہلچل برپا تھی۔ نکاح جدید کے لئے چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے:

1۔ بیوی کی رضامندی۔ 2۔ حق مہر کا تعین۔

3۔ سرپرست کی اجازت۔ 4۔ گواہوں کی موجودگی۔

بہتر تھا ان چار شرائط کو پورا کرتے ہوئے نکاح کیا جاتا ہے۔ ہمارے نزدیک اب اس کا حل یہ کہ اہل سسرال کے علم میں تمام معاملات لانے کے بعد انہیں اعتماد میں لیا جائے، کیونکہ مسئلہ حلال و حرام سے تعلق رکھتا ہے ایسے معاملات میں ہمیں نہایت سنجیدگی اختیار کرنی چاہیے۔ نکاح سوچ و بچار کا متقاضی ہے اور مسئلہ طلاق بڑی نزاکت کا حامل ہے ان دونوں کو جذباتی انداز میں سرانجام نہیں دینا چاہیے، اللہ تعالیٰ نے عقد نکاح کو اپنی نشانی قرار دیا ہے، لہٰذا اسے اضحوکہ روزگار بنانے سے گریز کرنا چاہیے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:353